مَنقَبت

منقبت ایک ایسی نظم ہے جس میں صحابۂ کرامؓ، خلفائے راشدینؓ، بزرگانِ دینؒ، صوفیائے کرامؒ وغیرہ کے نمایاں اوصاف کا بیان والہانہ ذوق وشوق اور عقیدت ومحبت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

منقبت کے لیے ہیئت کی کوئی قید نہیں ہے۔ بڑے شعرا نے اکثر اسے قصیدے کی ہیئت میں نظم کیا ہے۔ سوداؔ کے قصائد میں منقبتوں کی بڑی تعداد ہے۔

مومنؔ کے قصائد میں نعتیہ قصیدے کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرتِ حسنؓ اور حضرتِ حسینؓ کی منقبتیں اعلیٰ درجے کی ہیں۔ ان میں حسنِ عقیدت بھی ہے اور جوشِ محبت بھی۔ غالبؔ کے قصائد میں حضرت علیؓ کی منقبت قابلِ ذکر ہے۔ منقبت کی مثال دیکھیے:

علی دین و دُنیا کا سردار ہے — کہ مختار کے گھر کا مُختار ہے
دیارِ اِمامت کے گُلشن کا گُل — بہارِ وِلایت کا باغ سُنبُل
علی، رازدارِ خُدا و نبی — خبردارِ سِرّ خَفیِّ و جَلی
علی، بندۂ خاصِ درگاہِ حق — علی، سالک و رَہ روِ راہِ حق
سلام اُن پہ جو اِن کے اَصحاب ہیں — وہ اَصحاب کیسے کہ اَحباب ہیں
خدا اُن سے راضی، رسول اُن سے خوش — علی اُن سے راضی، بتول اُن سے خوش
ہوئی فرض ان کی ہمیں دوستی — کہ ہیں دل سے وہ جاں نثارِ نبی

از مثنوی سحرالبیان (میر حسنؔ)

© NCERT not to be republished